آدابُ المسجد

عبدالخالق فاضل جامعہ سلفیہ

﴿نحمده ونصلي على رسوله الكريم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم...... انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الاخر واقام الصلوة واتى الزكوة ولم يخش الا الله فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين﴾(التوبہ)

"اللہ کی مساجد کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ رکھا تو قریب ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں۔"

مسجد اسلام میں ایک دینی عبادت گاہ اور اسلامی تربیتی مدرسہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسجد ایک ایسی عبادت گاہ ہے، جس میں مسلمان موذن کی توحید بھری آواز سن کر فلاح وکامیابی کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے آتے ہیں تو یہاں آ کر عاجزی وانکساری سے رکوع وسجود کرتے ہوئے فریضہ الٰہی کو ادا کرتے ہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔ جس کے ذریعے مسلمان اپنی حقیقی عبودیت کا ثبوت دیتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

﴿اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد﴾(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

"کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے ہاں بہت زیادہ نزدیک ہوجاتا ہے۔"

لہٰذا اس فریضہ الٰہی کو ادا کرنے کے بعد روح انسانی میں ایک قسم کی مسرت وشادمانی پیدا ہوجاتی ہے۔ ایمان میں تازگی، نشوونما پاتی ہے، نیز اخلاص میں تقویت جگہ لیتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الاخر واقام الصلوة واتى الزكوة ولم يخش الا الله فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين﴾

اور اس طرح دوسری جگہ فرمایا:

﴿وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا﴾(الجن:۱۸)

"تمام مساجد اللہ کی ہیں، تو اس کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔"

اس آیت مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ تمام مساجد جب اللہ کی ہیں تو پھر اس مالک حقیقی کے علاوہ کسی غیر اللہ (دوسرے کا) پکارنا جائز نہیں۔

مسجد اجتماعیت کے لیے ایک مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں مسلمان صف بندی کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وانکساری سے بغیر کسی تفریق کے کھڑے ہوتے ہیں۔ چھوٹے وبڑے، امیر وغریب اور فقیر وبادشاہ کے تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں۔ مسجد تعلیم وتربیت کا بلند پایہ مرکز ہے۔ جس میں طلبہ علم اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔ بجھا رہے ہیں اور بجھاتے رہیں گے۔ اس لیے کہ مسجد اسلام میں علم ومعرفت کا ایک روشن منارہ ہے، جس کی روشنی میں بیٹھ کر محدثین اور آئمہ کرام نے تشنگان علم کو سیراب کیا۔ مسجد کے لیے چند آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، جس کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی ہے۔

مسجد کی تعمیر

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلا کام جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا، مسجد کی تعمیر تھی۔ آپ نے بنونجار کی طرف اپنا قاصد بھیجا کہ اے بنونجار مجھے یہ باغ فروخت کر دو۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ لہٰذا وہاں سے کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا اور زمین کو ہموار کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسجد کی تعمیر شروع کر دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پتھروں کو اٹھا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ رجز بھی پڑھ رہے ہیں اور سید ولد آدم بھی عملی نمونہ پیش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے:

﴿اللهم لاخير الاخير الاخرة فاغفر لانصار والمهاجرة﴾(ابوداؤد)

اسلام نے مسجد کی تعمیر پر بڑے احسن طریقے سے رغبت دلائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا في الجنة﴾(بخاری)

"کہ جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے مسجد تعمیر کی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دے گا۔"

مسجد کی تعمیر بھی سادہ طریقے سے ہونی چاہیے۔ اس کی تعمیر میں فضول خرچی اور غلو نہ ہو، کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد﴾(ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

"اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر وغرور نہ

کریں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد کو چونا گچ اور تزئین میں غلو کرنے سے منع فرمایا ہے کہ:

﴿ما امرت بتشييد المساجد﴾(ابوداؤد ابن حبان)

"کہ مجھے مسجدوں کو پختہ (چونا گچ) کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔"

کیونکہ اس سے نماز میں خشوع وخضوع اٹھ جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج وہ تصور ختم ہو چکا ہے۔الا ماشاء اللہ۔بہت قلیل کہ آپ نے فرمایا:

﴿ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك﴾(متفق علیہ)

"عبادت کی حالت میں یہ ذہن ہو کہ گویا تُو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔اگر ایسا نہیں تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔"

اسی لیے عمر بن عبدالعزیز نے جامع مسجد دمشق کی خوبصورتی ونقش ونگار اور بے جا ہیرے جواہرات کے جڑاؤ اور استعمال دیکھ کر اس سادگی میں ڈھالا اور قیمتی اشیاء اتروا کر بیت المال میں جمع کروادیں۔

آپ اگر بعض موجودہ مساجد کا مشاہدہ کریں تو حیران ہو جائیں گے کہ مسجد کی دیواریں نقش ونگار اور مختلف قسم کے رنگوں میں مزین' زمین پر بچھے ہوئے قالین خوبصورتی کا سماں پیش کرتے ہیں۔تصویروں پر مشتمل کھڑکیوں پر لٹکتے ہوئے پردے فاخرانہ طور پر نظر آتے ہیں۔یہ تمام چیزیں نمازی کے دل کو بارگاہ ایزدی سے پھیر کر خشوع وخضوع سے بے تعلقی پیدا کر کے دنیاوی زیب وزینت کی طرف مائل کرنے والی ہیں۔

ابوجہم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چادر تحفہ دی۔جس میں نقش ونگار تھے تو فرمایا:

﴿شغلتني اعلام هذا اذهبوا بها الى ابى جهم وائتونی بابنجانية﴾(متفق علیہ)

کہ ایسی چادر کے نقش ونگار نے مجھے میری نماز سے غافل کر دیا۔"

اس کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس کے بدلے میں انبجانیہ چادر لے آؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مساجد بنانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے شرک کے دروازے کھلتے ہیں۔شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ مساجد جو قبروں پر بنی ہیں' ان میں نماز مکروہ ہے اور بعض آئمہ کرام نے تو ان میں نماز پڑھنا باطل قرار دیا ہے۔(فتاویٰ لابن تیمیہ)

مسجد کی نظافت وتطییب

مسلمان کو نماز پڑھنے کے لیے صاف ستھرا رہنا چاہئے کیونکہ نماز کے لیے کپڑے' بدن اور وہ جگہ جہاں نماز پڑھنی ہے' پاک ہونا شرط ہے۔اسلام نے صفائی کے بارہ میں بڑی تاکید کی ہے۔تمام اماکن سے زیادہ صفائی کی حامل و مستحق مساجد ہیں کیونکہ اگر کوئی آدمی اپنے گھر کو صاف ستھرا دیکھنا چاہتا ہے اور صاف رکھتا ہے تو مسجد جو اللہ کا گھر ہے۔بالاولی اس کو صاف رکھا جائے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کی نظافت و پاکیزگی کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔یہاں تک کہ اس کو خوشبو سے معطر کرتے۔(ابوداؤد)

اس صفائی اور ستھرائی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿البصاق في المسجد خطيئة﴾"کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔"(متفق علیہ)

اسی طرح فرمایا:

﴿ان هذه المساجد لا تصلح شیء من هذا البول ولا القذر انما هی لذکر الله وقراة القرآن﴾(مسلم)

"بے شک یہ مساجد ان میں پیشاب اور گندگی درست نہیں۔یہ تو صرف اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔"

اس لیے مسجد کو ہر قسم کی گندگی اور میل کچیل سے صاف رکھنا چاہئے۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ان تنظف وتطيب﴾

"کہ ان کو صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھا جائے۔"

لہٰذا مسجد کی ہر چیز کی نظافت کا اہتمام کرنا چاہئے۔اس میں خوشبو کا اہتمام کیا جائے اور وہ اشیاء جس کے کھانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مثلاً لہسن و پیاز اور دیگر تکلیف دہ چیزیں کھا کر مسجد میں نہ آئے۔کیونکہ اس سے اللہ کے فرشتے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿الملائكة تتاذى مما تتاذى بنو آدم﴾

"کہ بے شک فرشتے بھی اس چیز سے اذیت محسوس کرتے ہیں جس سے آدم کے بیٹے محسوس کرتے ہیں۔"

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ جس نے کچا پیاز وغیرہ کھایا تو وہ ہم سے جدا رہے۔یا یہ فرمایا کہ ہماری مسجد سے جدا رہے۔اسی طرح اگر کوئی آدمی مسجد میں آئے تو اس کو اپنا جوتا دیکھ لینا چاہئے کہیں اس میں گندگی اور غلاظت نہ ہو۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

﴿اذا اتى احدكم المسجد فليقلب نعليه ولينظر فيها فان وجد فيها خبثا فليفركهما بالتراب فالتراب لهما طهور﴾(ابوداؤد)

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اپنے جوتے کو الٹا کر کے دیکھ لے کہیں اس میں نجاست نہ ہو۔اگر اس نے ان میں گندگی کو پایا تو ان کو مٹی کے ساتھ کھرچ دے۔پس مٹی ان کے لیے طہارت کا فائدہ دیتی ہے۔(پاک کرنے والی ہے)

مسجد کی طرف سکینت ووقار کے ساتھ آنا

جمہور علماء کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے۔جیسا کہ اس پر سنت صحیحہ سے بھی دلیل ملتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی شاہد ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿لقد هممت ان امر رجلا فيوم الناس

ثم اخالف الی رجال لا یشهدون الصلوۃ فاحرق علیهم بیوتهم﴾(متفق علیہ)

''تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو حکم دوں' پس وہ لوگوں کی امامت کروائے پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو ان پر جلادوں۔''

باجماعت نماز کو چھوڑنے کی اجازت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نابینے کو بھی نہیں دی جو کانوں سے اذان کی آواز کو سنتا ہے۔(مسلم)

تو وہ لوگ جو بفضل اللہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ سنتے بھی ہیں' کیسے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں اور کس طرح جماعت کو چھوڑنے کا جواز نکال سکتے ہیں۔اس امر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں:

﴿من غدا الی المسجد اوراح اعد الله له فی الجنة نزلا کلما غدا اوراح﴾(متفق علیہ)

''جو آدمی صبح یا شام مسجد کی طرف چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی تیار کر دیتے ہیں۔جب بھی صبح وشام کے وقت نکلے۔''

اسلام نے مسجد کی طرف آنے والے مسلمان کو چند آداب سکھائے ہیں' کہ جب کوئی مسجد کی طرف آئے تو بڑے وقار اور عزت سے آئے۔ایسا نہ ہو کہ مسجد کی طرف آرہا ہے' لیکن چہرہ اور نظریں بازاری لوگوں کی طرح گھما رہا ہے۔چال میں سکینت اور آرام ہو کیونکہ اس سے بھی ہر قدم کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے۔اسی طرح اگر معلوم ہو کہ نماز کھڑی ہو چکی ہے تو رکعت کو پانے کے لیے بھاگے نہیں' اس لیے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

﴿اذا اسمعتم الا قامة فامشوا الی الصلاة وعلیکم السکینة والوقار ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا﴾(متفق علیہ)

''جب تم اذان کو سنو تو نماز کی طرف چل پڑو اور تم پر سکینت و وقار ہونا چاہئے اور جلدی نہ کرو۔پس جو تم پالو پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اس کو (بعد میں) پورا کرلو۔

اب جو قرآن میں سعی کا حکم ہے:

﴿یا ایها الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله﴾(جمعہ:۹)

''اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف بھاگو۔''

تو یہاں سعی سے مراد جمعۃ المبارک کی نماز کا اہتمام اور اس کی طرف جانے کی تیاری اور ارادہ ہے۔نہ کہ تیزی سے بھاگنے کا حکم ہے۔(الحدیث والثقافۃ الاسلامیۃ)

مسجد کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی مسجد میں داخل ہو تو پہلے دایاں پاؤں داخل کرے' اس کے ساتھ دعا پڑھے کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

﴿اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللهم انی اسئلک من فضلک﴾(رواہ مسلم)

اور آپ کے بارے آتا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم و سلطانه القدیم من الشیطن الرجیم﴾(ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر (تکریم والے) کام کو دائیں جانب سے شروع کرتے۔

﴿یعجبه التیمن فی تنعله وترجله وطهوره وفی شانه کله﴾(متفق علیہ)

''آپ کو دایاں پہلو اختیار کرنا اچھا لگتا تھا۔جوتا پہننے میں' کنگھی کرنے میں۔اسی طرح طہارت حاصل کرنے اور ہر معاملہ میں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی عمل تھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو دایاں پاؤں پہلے داخل کرتے اور نکلتے وقت بایاں پہلے نکالتے اور چند لوگ مسجد میں اکٹھے داخل ہوں تو پھر بھی دائیں پاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

تحیۃ المسجد اور فرضی نماز کا انتظار

جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بطور تحیۃ المسجد دو رکعتیں پڑھے۔اس کے بغیر مسجد میں بیٹھے نہیں۔

﴿اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس﴾(بخاری)

یہ دو رکعتیں اس وقت پڑھے گا' جب فرض نماز کھڑی نہ ہو۔اگر کھڑی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

﴿اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ الا المکتوبه﴾

''جب فرضی نماز کھڑی کر دی جائے تو اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔''(متفق علیہ)

اس طرح اگر خطیب خطبہ دے رہا ہے تو پھر بھی دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے گا۔(مسلم) اب دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بیٹھ جائے۔اگر کچھ ٹائم ہو تو اس قیمتی وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی آواز کو رب ذوالجلال کے سامنے پیش کر کے دعا کرے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

﴿لا یرد الدعا بین الاذان والاقامة﴾(نسائی وصحیح ابن خزیمہ)

''کہ اذان اور تکبیر کے درمیانی وقت میں دعا رد نہیں کی جاتی۔''

وگرنہ خاموشی سے بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے تو گویا وہ نماز کی حالت میں ہوگا۔

﴿لا یزال العبد فی صلاۃ ما کان فی مصلاہ ینتظر الصلاۃ والملائکة تقول اللهم اغفرله اللهم ارحمه حتی ینصرف او یحدث﴾(مسلم)

''آدمی ہمیشہ نماز میں ہوتا ہے۔جب تک وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے اور نماز کا انتظار کرتا ہے اور فرشتے کہہ رہے ہوتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر حتیٰ کہ وہ فارغ ہو جائے یا بے وضو ہو جائے۔''

سترے کا حکم اور نمازی کے آگے سے گزرنا

جب کوئی نمازی مسجد میں جلدی آئے تو اس کو پہلی ف میں بیٹھنا چاہئے تاکہ دیوار اس کے لیے سترہ بن ئے اور پہلی صف کی فضیلت کو بھی پالے اور اگر پہلے ہی ل سبقت لے گئے ہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھے کیونکہ اس کا سترہ ہیں۔ حتی الامکان کوشش کرے کہ کسی نہ کسی یز کو سترہ ضرور بنائے کیونکہ اس کے بارے میں آپ نے ہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بھائی نماز ڑھ رہا ہے تو اس کے آگے سے نہ گزرے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

﴿لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیر لہ من ان یمر بین یدیہ﴾ (متفق علیہ)

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس بات کو جان لے کہ اس پر کیا (گناہ) ہے تو ضرور چالیس (سال و مہینے یا دن) کھڑا رہے۔

اسی طرح فرمایا:

﴿اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفع فی نحرہ ویدرا ما استطاع فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان﴾ (متفق علیہ)

''جب تم میں سے کوئی ایک کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو کسی نے آگے سے گزرنے کا ارادہ کیا تو اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کو روکے اور اگر وہ انکار کرے تو اس کو سختی سے روکے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

اگر کوئی بھائی مسجد کے صحن یا کھلی فضا میں نماز پڑھے تو اپنے آگے سترہ رکھے۔ اب سترہ کی مقدار بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کردی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا ﴿مثل موخرۃ الرحل﴾ ''یعنی پالان کی پچھلی جانب کی لکڑی جتنا۔''

لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت

آدابِ اسلامی اور عام لوگوں کا معروف طریقہ یہی ہے کہ انسان کو جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے:

﴿یجلس حیث ینتھی المجلس﴾ ''کہ جہاں مجلس کا اختتام (انتہا) ہوتا وہیں بیٹھ جاتے۔''

یہی آداب مسجد میں بھی ملحوظ رکھنے چاہئیں کیونکہ جب کوئی آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے جاتا ہے تو اس سے نمازیوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور ان کی نماز میں بے توجہی کا سبب بھی بنتا ہے۔ اس لیے جو بھی مسجد میں آئے تو بغیر کسی کی گردن پھلانگنے اور اس کی جگہ سے اٹھائے بغیر جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ ہاں اگر جگہ موجود ہو تو ان کو جگہ کشادہ کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

﴿لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا﴾ (مسلم)

''نہ کھڑا کرے تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو جمعہ کے دن پس اس میں بیٹھ جائے لیکن وہ یہ کہے کہ جگہ کھلی کردو۔''

اسی طرح جمعہ کے دن ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو فرمایا ﴿اجلس فقد اذیت﴾ ''بیٹھ جا تحقیق تو نے تکلیف دی ہے۔''

اور بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ ایک مخصوص جگہ کو اختیار کر لیتے ہیں اور اگر کوئی لیٹ ہوجائے تو صفیں چیرتا ہوا وہاں پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس سے لوگ تکلیف محسوس کرتے ہیں اور اکثر طور پر یہ کہنا شروع کردیتے ہیں کہ یہ تو بڑا متقی اور پرہیزگار ہے پہلی صف کے علاوہ کہیں نماز پڑھتا ہی نہیں۔ تو اس سے دل میں ریا بھی پیدا ہوسکتا ہے، جس سے عمل باطل ہوجائے گا۔

﴿نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وان یوطن الرجل فی المکان کما یوطن البعیر﴾ (مشکوٰۃ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی ٹھونگوں سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ اونٹ کی طرح اپنی جگہ مخصوص کرے۔''

صف بندی کا اہتمام

مسجد کے آداب میں سے یہ بات بھی ضروری ہے کہ صف خط مستوی کی طرح بالکل سیدھی ہونی چاہئے اس میں ٹیڑھ نہ ہو۔ حتیٰ کہ کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں مل جائے۔ اسی طرح مسجد میں جلدی جانا اور پہلی صف کا شوق رکھنا بہت بڑے اجر و ثواب اور فضیلت کا عمل ہے۔

صف کے درمیان میں کوئی فاصلہ اور شگاف نہ ہو۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل جانا چاہئے جیسا کہ بنیان مرصوص ہوتی ہے اور آپس میں شیر و شکر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے اسلامی اخوت پروان چڑھے گی۔ ہمدردی اور تعاون کا جذبہ بڑھے گا۔ معاشرہ کے تمام طبقہ کے لوگ گھل مل جائیں گے تو تعصبات کے تمام بت ٹوٹ جائیں گے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

ابومسعود انصاری کہتے ہیں:

﴿کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولو الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم﴾ (مسلم)

''ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور ٹیڑھے نہ ہو جاؤ ورنہ تمہارے دل بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ تم میں سے میرے قریب بالغ اور عقل مند لوگ کھڑے ہوں۔''

نعمان بن بشیر کہتے ہیں:

﴿كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوى صفوفنا كانما ليسوى القداح و كان يقول سووا صفوفكم و قاربو بينها و حاذوا بالاعناق﴾ (مسلم)

''نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کرتے گویا کہ ان کے ساتھ تیر کو سیدھا کرتے ہیں اور آپ کہتے تھے اپنی صفوں کو چونا گچ دیوار کی طرح سیدھا کر لو اور قریب قریب رہو' گردنوں کو ملاؤ اور برابر کرو۔''

صحیحین میں روایت ہے:

﴿لو يعلم الناس ما فى النداء و الصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لا استهموا﴾ (متفق علیہ)

''اگر لوگ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کے اجر کو جان لیں' پھر وہ اس کے حصول کیلئے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کی درستگی' کندھے سے کندھا ملانا اور فاصلے کو پر کرنے کی بڑی تاکید کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

﴿من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا قطعه الله﴾

''جس نے صف کو ملایا اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جس نے صف کو کاٹا تو اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا (دور کرے گا۔)''

(احمد و ابوداؤد)

مسجد کا ماحول پر سکون ہو

ہر نمازی پسند کرتا ہے کہ مسجد کی فضا پر سکون ہو۔ آرام دہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح سرگوشی کر لی جائے۔ مسجد میں کوئی تشویشناک چیز نہیں ہونی چاہئے۔ اونچی اونچی آواز سے قرآن نہ پڑھا جائے' نیز ذکر و اذکار اور دعا و استغفار مخفی انداز میں کیے جائیں۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم لوگوں کے پاس آئے تو وہ نماز پڑھتے ہوئے اونچی اونچی قرات کر رہے تھے تو فرمایا:

﴿ان المصلى يناجى ربه عزوجل فلينظر بم يناجيه ولا يجهر بعضكم على لبعض بالقرآن﴾ (احمد)

''بے شک نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے' پھر وہ دیکھ لے کہ کیا مناجات کر رہا ہے اور تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے پر قرات کو اونچی نہ کرے۔''

اس طرح ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے تو لوگوں نے اونچی اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا تو فرمایا:

﴿ايها الناس اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون الاصم ولا غائبا وانكم تدعون سميعا بصيرا والذى تدعونه اقرب الى احدكم من عنق راحلته﴾ (متفق علیہ)

''اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ' تم بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے' بے شک تم تو سمیع اور بصیر (سننے اور دیکھنے والے) کو پکار رہے ہو اور جس ذات کو پکار رہے ہو وہ تو تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے۔''

اس طرح جب خطیب خطبہ دے رہا ہو تو آپ نے اثناء خطبہ' کلام کرنے سے منع فرمایا ہے تا کہ مسلمان وعظ و نصیحت غور سے سنیں اور اپنے سینوں میں محفوظ کر لیں۔

صحیحین میں ہے:

﴿اذا قلت لصاحبک يوم الجمعة والامام يخطب انصت فقد لغوت﴾

''جب تو اپنے ساتھی کو جمعہ کے دن یہ کہے کہ خاموش ہو جا اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغو بات کی۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جناب قاری محمد رمضان صاحب

صدر مدرس شعبہ تحفیظ القرآن جامعہ سلفیہ کو صدمہ

قاری محمد رمضان صاحب مدرس جامعہ سلفیہ کے برادر اکبر مولوی عبدالجبار (نمائندہ خصوصی نوائے وقت) بورے والا میں بتاریخ ۲۶ مارچ ۲۰۰۶ کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے بڑی بھرپور زندگی گزاری۔ لوگوں کی بلاتفریق خدمت کرتے اور رفاہی اور خدمت عامہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ دنیاوی لالچ سے بے نیاز ہو کر دینی' سیاسی' معاشرتی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم صحافت سے وابستہ تھے' لیکن کسی بھی موقعہ پر کوئی مالی' سیاسی مفادات نہیں اٹھائے۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء' عمائدین' سیاسی رہنما' وکلاء' اساتذہ اور تاجروں کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ بورے والا کی تاریخ کا بڑا جنازہ تھا۔

نمازِ جنازہ سے قبل مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری نے مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور ان کی دینی' ملی' جماعتی خدمات کو سراہا اور تمام لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ خصوصاً حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر کی نمائندگی کی۔

نمازِ جنازہ ممتاز عالمِ دین حافظ مسعود عالم نے پڑھائی۔ جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی' مفتی عبدالحنان اور پرنسپل جامعہ محمد یٰسین ظفر نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

اس موقعہ پر رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن کی جانب سے بھی اظہار تعزیت کیا گیا۔

ادارہ جامعہ قاری محمد رمضان صاحب اور ان کے تمام برادران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے۔